لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان

طب کے شعبے سے منسلک افراد کیلئے ضابطہ اخلاق اور مجرمانہ غفلت کی صورت میں کاروائی کا طریقہ کار

انسانی جسم و جان کی حرمت اور حفاظت باقی ہر چیز پر مقدم ہے۔ اسی لئے ہر مہذب معاشرے میں اسکے تحفظ کا خصوصی انتظام کیا گیا ہے۔ اسی مقصد کیلئے اگر ایک طرف بیماریوں کی روک تھام اور مریضوں کے موثر علاج کیلئے طب کے شعبے سے منسلک افراد کی تعلیم و تربیت کے اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے تو دوسری طرف ایسے افراد کو باقاعدہ رجسٹر کرنے اور ان پر مناسب نگرانی کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔

طب کے شعبے سے منسلک افراد کیلئے ضروری شرائط:

طب کے شعبے سے منسلک افراد کیلئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ کسی منظور شدہ ادارے کے سند یافتہ ہوں۔ ایلو پیتھک طریقہ علاج (غلط استعمال کی روک تھام) آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۲ (The Allopathic System (Prevention of Misuse) Ordinance, 1962) کی دفعہ ۴ کی رو سے جب تک اس شعبے سے منسلک کسی فرد کے طبی اسناد یا ڈپلومہ جات میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۲ (Medical & Dental Council Ordinance,1962) کے مطابق منظور شدہ کسی ملکی یا غیر ملکی ادارے کی جاری کردہ نہ ہوں وہ پریکٹس کرنے کا اہل نہیں ہوگا۔ اسی طرح دفعہ ۵ کی رو سے کسی بھی غیر سند یافتہ شخص کو کسی کا اپریشن کرنے اور دفعہ ۲ کی رو سے بعض خطرناک ادویات تجویز کرنے سے منع کیا گیا ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں دفعہ ۹ کی رو سے ایک سال قید اور دو ہزار روپے جرمانہ کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ اسی طرح یونانی طب اور ہومیو پیتھی وغیرہ سے متعلق افراد کیلئے بھی یونانی، ایورویدک اور ہومیو پیتھی معالجین ایکٹ ۱۹۶۵ (The Unani, Ayurvedic And Homeopathic Practitioners Act, 1965) کے تحت ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ کسی منظور شدہ ادارے کے فارغ التحصیل اور باقاعدہ رجسٹر شدہ ہوں۔ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ ۲۷ کی رو سے کسی بھی غیر رجسٹر شدہ شخص کو پریکٹس کرنے سے منع کیا گیا ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں اسکے لئے ایک سال تک قید اور ایک ہزار روپے تک جرمانہ کی سزا تجویز کی گئی ہے۔

رجسٹر شدہ معالجوں کیلئے ضابطہ اخلاق:

پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل آرڈیننس ۱۹۶۲ کے تحت پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل قائم کی گئی ہے جس نے ایک ضابطہ اخلاق مرتب کیا ہے جو رجسٹر شدہ معالجین، مریضوں، محققوں اور عام شہریوں کو انکے کردار سے متعلق رہنما اصول فراہم کرتا ہے۔ یہ ضابطہ اخلاق ان اخلاقی اصول و معیار کا احاطہ کرتا ہے جو مذکورہ کونسل کے تحت رجسٹر شدہ طب اور دانتوں کے علاج کے پیشے سے منسلک افراد کی ذمہ داریوں اور رویوں کا تعین کرتے ہیں۔

دائرہ اختیار: مذکورہ کونسل کو حسب ذیل اختیارات حاصل ہیں:۔

(۱) طب اور دانتوں کے علاج کے بہتر معیار کو برقرار رکھتے ہوئے عوامی مفادات کا تحفظ کرنا۔

(۲) ملک میں طب اور دانتوں سے متعلق تعلیم کی نگرانی کرنا۔

(۳) منظور شدہ اداروں کے سند یافتہ ڈاکٹروں اور معالجین دندان کو رجسٹر کرنا۔

(۴) کسی ڈاکٹر کی مجرمانہ غفلت یا پیشہ وارانہ غلط روی کی صورت میں اسکے خلاف تضباطی کاروائی کرنا۔

حلف: مذکورہ بالا ضابطہ اخلاق کے تحت پیشہ طب کے ہر رکن سے بوقت رجسٹریشن یہ حلف لیا جاتا ہے کہ۔

(۱) میں اپنی زندگی انسانیت کی خدمت کیلئے وقف کرونگا۔

(۲) میں اپنے اساتذہ کو وہ احترام دونگا جسکے وہ حقدار ہیں۔

(۳) میں اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داری اپنے ضمیر اور فرائض منصبی کے مطابق انجام دونگا۔

(۴) مریض کی صحتیابی میری پہلی ترجیح ہوگی۔

(۵) میں ان رازوں کا احترام کرونگا جن کا مجھ پر اعتبار کیا گیا ہے حتیٰ کہ مریض کی وفات کے بعد بھی۔

(۶) میں اپنے اختیارات کے مطابق تمام ممکن ذرائع سے پیشہ طب کے وقار اور اسکی درخشاں روایات کو قائم رکھونگا۔

(۷) میں اپنے شریک کار ساتھیوں کو بہنوں اور بھائیوں جیسی عزت اور احترام دونگا۔

(۸) مریض سے متعلق اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داری ادا کرتے وقت میں اسکی عمر، بیماری اور معذوری کی نوعیت اسکے عقائد، اخلاق، نسل، جنس یا معاشرتی حیثیت کو دخیل نہیں ہونے دونگا۔

(۹) میں کسی بھی مرحلے پر کسی بھی حالات میں انسانی زندگی کو بچانے اور بیماری، تکلیف اور پریشانی سے اسے نجات دلانے کی کوشش میں کمی نہیں کرونگا اور رحمت خداوندی کا نمونہ بن کر قریب و بعید نیک و بد اور دوست و دشمن سب کا علاج کرونگا۔

عمومی ذمہ داریاں:

(۱) طب کے پیشے سے منسلک فرد ہمیشہ پیشہ وارانہ روئیے کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھے گا اور طب کی تعلیم تندہی سے جاری رکھے گا۔

(۲) اپنے آزادانہ اور بے لاگ پیشہ وارانہ فیصلے پر مالی مفادات کو اثر انداز نہیں ہونے دے گا۔

(۳) ہر طرح کے میڈیکل پریکٹس میں انسانی عزت اور عظمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے خود کو پوری تکنیکی اور اخلاقی آزادی کے ساتھ اعلیٰ طبی خدمات فراہم کرنے کیلئے وقف کرے گا۔

(۴) مریضوں اور شریک کار ساتھیوں کے ساتھ دیانتداری کے ساتھ معاملہ کرے گا اور ان لوگوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش کرے گا جو اخلاق یا اہلیت کے لحاظ سے پسماندہ ہوں یا جو فراڈ یا دھوکہ دہی میں ملوث ہوں۔ حسب ذیل امور غیر اخلاقی روئیے کے زمرے میں آتے ہیں۔

(۱) طب کے پیشے سے منسلک ہونے کے باعث اپنی تشہیر نہیں کرے گا الا یہ کہ ملکی قانون یا پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن

کے ضابطہ اخلاق کے تحت اسے اسکی اجازت حاصل ہو۔

(ii) صرف علاج کی غرض سے کسی مریض کے حصول کیلئے یا اسے کسی دوسری جگہ منتقل (refer) کرنے کیلئے کوئی فیس وغیرہ نہیں لے گا۔

(۵) مریضوں اور شریک کار ساتھیوں اور دیگر صحت کے شعبے سے منسلک افراد کے حقوق کا احترام کرے گا اور مریض کے اعتماد کا خیال رکھے گا۔

(۶) ایسی طبی امداد فراہم کرتے وقت جو مریض کی صحت اور اسکی ذہنی حالت کو متاثر کر سکتی ہو وہ صرف مریض کے بہتر مفاد کا خیال رکھے گا۔

مریضوں سے متعلق ذمہ داری:

انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ہنگامی طور پر مدد کے محتاج مریض کا علاج اور مدد کرنا ہر معالج کی ذمہ داری ہے الا یہ کہ اسے یقین ہو کہ ایسے مریض کی مدد کیلئے تیار ضروری صلاحیت کے حامل دوسرے معالج موجود ہیں۔

طبی اخلاقیات کی تعلیم: مذکورہ بالا کونسل کی نصاب کمیٹی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ضابطہ اخلاق سے متعلق ضروری معلومات گریجویشن کی سطح پر میڈیکل کالجوں کے نصاب میں شامل کی گئی ہیں۔

طبی اخلاقیات کی تعلیم کا ہدف یہ ہے کہ بہتر پیشہ وارانہ کارکردگی کے ذریعے مریض کے علاج اور دیکھ بھال میں بہتری لائی جائے جسکے لئے تشخیص کی اہمیت کا احساس، اخلاقی اور قانونی علم کا ادراک، اخلاقی مسائل کے فہم و تجزیے کی اہلیت اور باہمی تبادلہ خیالات کا ہنر اور مریض کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ طلباء کو اس
قابل ہونا چاہئے کہ وہ طب اور کلینک کے عام اخلاقی مسائل کی نشاندہی اور تجزیہ کر سکیں اور ان مسائل کے حل کی کوشش کر سکیں۔ سارے میڈیکل اور ڈینٹل کالجوں کو طبی اخلاقیات کی تعلیم اپنے نصاب میں شامل کرنی چاہیے۔ متعلقہ کتابیں اور جرائد مرکزی لائبریریوں اور طبی تعلیم کی شعبہ جاتی لائبریریوں میں دستیاب ہونی چاہئیں۔ اور طبی اخلاقیات کے مسائل سے متعلق شماروں کی اشاعت کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔

کونسل اپنے اراکین کو یہ بھی ترغیب دیتی ہے کہ وہ اخلاقیات اور اخلاقی مسائل سے متعلق معلومات اپنے شریک کار ساتھیوں، طلباء، عوام اور مریضوں میں
پھیلانے کی تدابیر میں بہتری پیدا کریں خصوصاً طب سے متعلق طلباء کو پڑھاتے وقت۔

توقعات: کونسل ہر پریکٹس کرنے والے ڈاکٹر سے توقع کرتی ہے کہ وہ

(۱) ان بنیادی اصولی ذمہ داریوں کو فروغ دیگا جو اس پر افراد اور سوسائٹی کے حقوق کے سلسلے میں پیشہ وارانہ معیار، مریض کی مناسب دیکھ بھال اور پریکٹس کرنے والے میڈیکل اور ڈینٹل ڈاکٹروں کے رویے اور راستبازی کے سلسلے میں عائد ہیں۔

(۲) میڈیکل پریکٹس سے متعلق اخلاقی اصولوں یعنی خود مختاری، احسان و بھلائی، بدعنوانی سے اجتناب اور انصاف کو قائم رکھے گا۔

(۳) مریضوں کیلئے اذیت (harassment) امتیازانہ برتاؤ اور استحصال سے تحفظ کو یقینی بنائے گا۔

(۴) بحیثیت استاد اپنی ذمہ داریوں کو سنجیدگی سے نبھائے گا۔

(۵) تہذیبی اور مذہبی حساسیت کا خیال رکھے گا۔

(۶) اپنے کسی بھی مفاد کے تضاد کو شفاف طریقہ سے ظاہر کرے گا۔

(۷) اپنی تعلیم اور عملی نمونے کے ذریعے ان خوبیوں کو طلباء میں منتقل کرے گا۔

(۸) عوام میں صحت کے معاملات اور معیاری علاج اور دیکھ بھال سے متعلق تعلیم کو فروغ دے گا۔

(۹) صرف جسمانی اور ذہنی طور پر تندرست ہونے کی صورت میں پریکٹس جاری رکھنے کو یقینی بنائے گا۔

(۱۰) اپنے شریک کار ساتھیوں کو پریکٹس کے ان عمومی طور پر تسلیم کئے گئے معیار کے مطابق عمل کرنے پر آمادہ کریگا اور ان معالجین کو بے نقاب کریگا جو اہلیت، احتیاط اور رویے کے لحاظ سے ان اخلاقی اصولوں کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوں۔

مریض اور معالج کا باہمی تعلق:

مریض کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے معالج سے مریض کے بارے میں معلومات حاصل کرے اور اس کے ساتھ اپنے مفادات، خطرات، مناسب و متبادل علاج کے اخراجات اور بہتر طریقہ کار اپنانے کے بارے میں مشورہ کرے۔ مریض اس بات کا بھی مجاز ہے کہ وہ اپنے طبی ریکارڈ کے خلاصے کی نقل حاصل کر سکے اور دیگر آزاد ذرائع سے پیشہ وارانہ مشورہ حاصل کر سکے۔

مریض کو حق ہے کہ وہ اپنی صحت کی دیکھ بھال کے حوالے سے اپنے معالج کی تجویز اور مشورے کے بارے میں فیصلہ کرے۔ اسی طرح مریض یا انکے رشتہ دار تحریری صورت میں تجویز کردہ علاج کو منظور یا اس سے انکار کر سکتے ہیں۔

مریض کا حق ہے کہ اس کے ساتھ خوش اخلاقی اور عزت و احترام کے ساتھ پیش آیا جائے اور صحت کے حوالے سے اسکی ضروریات کو بر وقت پورا کیا جائے

مریض کا حق ہے کہ اسکے رازوں کو صیغہ راز میں رکھا جائے۔

مریض کا حق ہے کہ تسلسل کے ساتھ اسکی صحت کی دیکھ بھال کی جائے۔ معالج کی ذمہ داری ہے کہ وہ مریض کا علاج کرنے والے اور اسکی دیکھ بھال کرنے والے دیگر معالجیں کی طرف سے بتائے ہوئے طریقوں کے سلسلے میں تعاون اور ہم آہنگی کا مظاہرہ کرے۔

پیشہ وارانہ مہارت، احتیاط اور رویوں کے بارے میں اخلاقی معیار:

طب کے پیشے سے منسلک افراد ہمیشہ اعلیٰ پیشہ وارانہ معیار کو قائم رکھتے ہوئے اور اسکا مظاہرہ کرتے ہوئے دیانتداری اور انصاف کے اصولوں کے مطابق کام کریں گے اور اپنے پیشہ وارانہ فیصلوں پر مالی مفادات کو اثر انداز نہیں ہونے دینگے۔ شریک کار ساتھیوں کے ساتھ اس طریقے سے کام کریں گے جس سے مریض کے مفادات کا بہتر خیال رکھا جا سکے۔ اپنی خدمات کیلئے مریض حاصل کرنے یا اسے کسی اور جگہ بھیجنے (refer) کیلئے کوئی فیس یا دیگر مفادنہ تو لیں گے اور نہ دیں گے۔ اس اعلیٰ روایت کو قائم رکھیں گے جس کی رو سے ایک معالج سب لوگوں کا دوست تصور کیا جاتا ہے خواہ انکا تعلق کسی نسل، رنگ، مذہب، جنس، زبان، پیشے، قبیلے یا معاشرتی رتبے سے ہو۔ رجسٹر شدہ ڈاکٹر علاج کے سلسلے میں کسی غیر رجسٹر شدہ شخص کی مدد

نہیں کرے گا اور نہ پیشہ وارانہ حیثیت سے ایسے شخص کے ساتھ ایسے طبی امور انجام دینے میں تعاون کرے گا جن سے رجسٹر شدہ ڈاکٹر انضباطی کاروائی کا مستوجب بنتا ہوتاہم اس کے لئے طلباء، نرسوں، آیاؤں اور دیگر طبی کارکنوں کو مناسب تربیت دینا منع نہیں ہے بشرطیکہ متعلقہ ڈاکٹر مریضوں کا علاج کرتے وقت ایسے افراد پر کڑی نظر رکھے۔

رجسٹر شدہ معالج اپنے شریک کار ساتھیوں کے ساتھ دیانتداری کے ساتھ معاملہ کرے گا اور انکے حقوق اور مراعات کا خیال رکھے گا۔ یہی رویہ وہ طب کے پیشے سے منسلک دیگر افراد کے ساتھ بھی اپنائے گا۔ جعلسازی، چوری، دھوکہ دہی، ناشائستہ رویہ یا کوئی بھی دوسرا ایسا جرم جو اخلاقی غلط روی کے زمرے میں آتا ہو، اسے انضباطی کاروائی کا مستوجب بنا دے گا۔

معالج اپنے مریضوں کے ساتھ پوری وفاداری کے ساتھ پیش آتے ہوئے اپنے علم اور صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرے گا۔ اگر کسی مرض کی تشخیص اور علاج اسکے دائرہ قدرت سے باہر ہو تو اسے بہتر صلاحیت کے کسی دوسرے معالج سے مشورہ کرنا چاہیے۔

معائنہ کرنے سے پہلے معالج کو حسب قاعدہ مریض سے اجازت لینی چاہیے۔ بچے کے معائنہ کی صورت میں بچے کے ولی یا موقع پر موجود قریبی رشتہ دار سے معائنہ کی اجازت حاصل کرنی چاہیے۔ کسی بھی تفصیلی معائنے کی صورت میں کسی بھی عمر کا مریض اس بات کا حق رکھتا ہے کہ اپنی خدمت کیلئے کوئی فرد موجود رکھنے کی درخواست کرے۔ ایسی ہر درخواست بقدر امکان منظور کی جائے گی۔

ذاتی مراسم: ایسے کسی بھی مریض کے ساتھ جس کے ساتھ پیشہ وارانہ تعلق ہو کسی بھی قسم کے شہوانی تعلقات پیشہ وارانہ غلط روی کے زمرے میں آتے ہیں۔ کسی معالج کو اپنی پیشہ وارانہ پوزیشن کو مریض، اسکے جوڑے یا کسی اور رشتہ دار کے ساتھ جذباتی یا جنسی نوعیت کے تعلق کو آگے بڑھانے کیلئے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

مریض اسکے جوڑے یا ساتھی یا والدین یا ولی یا مریض کی خدمت پر مامور دوسرے کسی ایسے فرد کے ساتھ جنسی تعلق کی صورت میں متعلقہ ڈاکٹر کی رجسٹریشن قابلِ منسوخی ہے۔

رجسٹر شدہ ڈاکٹر کو یہ بات یقینی بنانی چاہیے کہ وہ کسی بھی شخص کو بشمول ملازمین، مریض، طلباء، ریسرچ معاونین اور سپروائزر اذیت پہنچانے میں ملوث نہیں ہے (ایک یا زیادہ مرتبہ یا مستقل طور پر گستاخانہ یا حقارت آمیز لہجے میں بات کرنا، ماتحتوں کے سامنے کسی کی بےعزتی کرنا، جنسی اشارہ بازی یا جنسی ترغیب، عملی پیش قدمی، اشیاء پھینکنا یا دیگر دھمکی آمیز اور ناقابلِ قبول حرکت، اذیت دینے (harassment) کے زمرے میں آتے ہیں) کسی ڈاکٹر کو ایسی زبان استعمال نہیں کرنی چاہیے جس سے دوسروں کے کام میں خلل پڑے۔

پیشہ وارانہ علم، ہنر یا مراعات کا غلط استعمال: کوئی بھی رجسٹر شدہ میڈیکل / ڈینٹل پریکٹیشنر اگر غیر قانونی اسقاط حمل کا قصوروار پایا جائے یا ایسے ادویات تجویز کرنے کا قصوروار پایا جائے یا خود ایسی کسی دوائی کے استعمال کا عادی ہو جو نشہ آور ہے یا کسی اور ایسی دوائی کے استعمال کی حالت میں گاڑی چلانے کے جرم میں سزایاب ہو تو بطور معالج کے اسکی رجسٹریشن منسوخ کی جاسکتی ہے۔ کوئی بھی رجسٹر شدہ ڈاکٹر ناجائز مراعات یا رشوت قبول نہیں کرے گا۔

مریض کی دیکھ بھال (care): ایک معالج اور مریض کے باہمی تعلق سے ایک امانتی ذمہ داری لازم آتی ہے جسکی رو سے معالج اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ وہ اپنے مالی یا دیگر مفادات کے باوجود مریضوں کے مفادات کا تحفظ کریں۔

طب کے پیشے سے منسلک فرد سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ مریض کی بروقت اور معیار کے مطابق دیکھ بھال کرنے، ھمدردی کا برتاؤ کرنے اور اسکی تنہائی اور عزت کا خیال رکھنے اور امتیاز نہ کرنے والا ہو اور دسترس ہونے کے باوجود استحصال نہ کرنے والا ہو۔پیشہ وارانہ ذمہ داریوں میں شدید غفلت اسکی رجسٹریشن کی معطلی یا منسوخی کیلئے جواز بن سکتی ہے۔

رجسٹر شدہ ڈاکٹروں کو یہ بات ذھن نشین کرنی چاہئے کہ انسانی زندگی کو بچانا انکی ذمہ داری ہےاور یہ کہ وہ جنس، فرقے، نسل، قومیت، مذھب معذوری، صحت، ازدواجی حیثیت، گھریلو یا آبائی حیثیت یا جرائم کے ریکارڈ یا کسی دیگر قابل اطلاق تعصب کی بنیاد پر امتیاز نہیں برتے گا اور اس بات کو یقینی بنائے گا کہ اُس کے ذاتی اعتقادات مریض کی دیکھ بھال میں تعصب برتنے کا سبب نہیں بنیں گے۔

رجسٹر شدہ میڈیکل ڈاکٹر کو ذاتی، پیشہ وارانہ یا مالی وجوہات کی بنیاد پر ایسے افراد کا استحصال نہیں کرنا چاہیئے جن پر اسے براہ راست یا بالواسطہ نگرانی یا انتظامی یا کوئی اور طرح کا اختیار حاصل ہو، جیسے طلباء، مریض، سپروائزر، ملازمین یا شرکائے تحقیق۔

رجسٹر شدہ ڈاکٹر کو کسی طالب علم یا دوسرے ڈاکٹر کو صرف ایسی ذمہ داریاں تفویض کرنی چاھئیں جنہیں وہ اپنے تعلیم، تربیت یا تجربے کی بنیاد پر از خود یا فراہم کردہ نگرانی کے تحت ادا کر سکے۔اسکے ساتھ ساتھ رجسٹر شدہ ڈاکٹر حسب ذیل امور کا بھی خیال رکھے گا۔

- خود کو ان مریضوں سے متعارف کرائے گا جو اسکے زیر علاج ہیں۔
- سارے مریضوں کا علاج عزت واحترام کے ساتھ کرے گا، مریضوں کی بات سنے گا اور انکی آراء کی قدر کریگا۔
- مریضوں کو اور انکی اجازت سے انکے گھر کے افراد کو کوئی معلومات ایسے طریقے سے دے گا جنہیں وہ سمجھ سکیں۔
- مریضوں کی دیکھ بھال سے متعلق فیصلوں میں انکے حق شمولیت کی قدر کرے گا۔
- اس بات کو یقینی بنائے گا کہ مفادات کا ٹکراؤ اسے اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریاں غیر جانبدارانہ طریقے سے ادا کرنے سے باز نہیں رکھے گا۔
- مریض کے مفاد میں ہونے کی صورت میں حق گوئی پر قائم رہے گا۔

معلومات کی تحصیل: مریض ڈاکٹر کی طرف سے دی ہوئی معلومات اور مشورے بعض اوقات پوری طرح سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔سوالات پوچھنے میں اسکی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے اور اسکا جواب احتیاط کے ساتھ غیر تکنیکی اصطلاحات میں دینا چاہیئے اور اگر مریض بدستور اسکی دی ہوئی معلومات کو سمجھنے سے قاصر ہو تو پھر مناسب یہ ہے کہ وہ اسکی اجازت سے اسکے کسی رشتہ دار سے بات کرے۔

دیکھ بھال زچہ بچہ (Maternity Care): کوئی ڈاکٹر جو بچے کی پیدائش سے قبل اور اس کے دوران کسی خاتون کی دیکھ بھال پر مامور ہوا سے واضح طور پر ولادت کے انتظامات کے بارے میں پیشگی اطلاع دے گا۔پاکستان میں قانون کی رو سے حمل اس وقت ساقط کیا جا سکتا ہے جب حاملہ عورت کی زندگی کو شدید خطرہ لاحق ہو۔

ضابطہ ہائے کار(Procedures): کسی بھی طرح کے ضوابط یا علاج کے مراحل سے گزرنے والا مریض یہ معلوم کرنے کا حق رکھتا ہے کہ کونسے ڈاکٹرز ان مراحل میں شامل کئے جائیں گے۔

فیس: ڈاکٹر کی فیس اسکی فراہم کردہ خدمات سے ہم آہنگ ہونی چاہیئے۔ مریض اس بات کا حقدار ہے کہ وہ ڈاکٹر سے اسکی فیس کے بارے میں پوچھے۔

دوسری رائے (Second Opinion): مریض اس بات کا حقدار ہے کہ وہ اپنے مرض کے بارے میں دوسری یا مزید رائے حاصل کر سکے۔ اسکی درخواست پر رجسٹر شدہ ڈاکٹر اس بارے میں سہولت اور متبادل ڈاکٹر کے بارے میں ضروری معلومات فراہم کرے گا۔

مریضوں کے ساتھ رابطہ: کونسل کو اس طرح کے رابطوں کے فقدان اور ڈاکٹروں کی لاپروائی کے بارے میں بہت شکایات موصول ہوتی ہیں۔ جہاں ڈاکٹر اور مریض یا اسکے لواحقین کے درمیان کوئی اختلافات پیدا ہو جائیں تو سراسر فائدہ اسی میں ہے اور نقصان کوئی نہیں کہ ڈاکٹر معذرت کرے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوگا کہ ان اختلافات کا ذمہ دار ڈاکٹر ہی تھا۔

اہلیت (Competence): رجسٹر شدہ ڈاکٹر اپنے کام میں بالخصوص مرض کی ماہرانہ تشخیص، مشاہداتی فیصلے، منصوبہ بندی، تنفیذ، نگرانی کرنے، بے جا مداخلت کو جانچنے اور پڑھانے میں اعلیٰ پیشہ وارانہ معیار کو قائم رکھنے کی کوشش کرے گا۔ صرف ان امور کو نمٹائے گا جنہیں نمٹانے کی وہ تعلیم، تربیت اور تجربے کی بنیاد پر اہلیت رکھتا ہو اور انکی حدود و قیود کو بھی سمجھتا ہو۔ تعلیم میں تسلسل کے ذریعے اپنے مضمون سے متعلق جدید معلومات سے خود کو آگاہ رکھے گا۔ اور اس بات کو یقینی بنائے گا کہ مریض سے متعلق اسکا نقطۂ نظر جدید تحقیق، لٹریچر اور مروجہ عمل کے مطابق ہے اور یہ کہ اسکا نقطۂ نظر مریض کی مناسب دیکھ بھال اور اسکے مسائل کے محتاط تجزئے سے ہم آہنگ ہے۔ اور مریض کی سرگزشت (history) کے تجزئے اور اسکی تشخیص پر مبنی ہے۔

مریض کے بارے میں محتاط انداز سے اسکے ریکارڈ کئے گئے اعداد و شمار پر نظر رکھتے ہوئے اس کی دیکھ بھال اور نگرانی کرے گا اور اخذ کئے گئے تجزیوں کا مثبت جواب دے گا۔ تفتیش اور علاج کی حقیقت پسندانہ اثر پذیری کو تسلیم کریگا اور ٹیکنالوجی اور دوا صرف اس صورت میں استعمال کریگا جب ضروری اور مناسب ہو۔ صرف وہ دوائیاں، اوزار یا علاج تجویز کریگا جو مریض کیلئے فائدہ مند ہوں۔

سزا: مذکورہ ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی پر میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی طرف سے متعلقہ شعبہ طب سے وابستہ فرد یا ڈاکٹر کے خلاف محکمانہ انضباطی کاروائی عمل میں لائی جاسکتی ہے اور اسکا لائسنس منسوخ کیا جاسکتا ہے۔ تاہم چونکہ از روئے قانون کوئی بھی شخص اپنے کسی فعل یا ترک فعل کے ذریعے کسی دوسرے شخص کی جان یا جسم کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانے کا مجاز نہیں اس لئے اگر کوئی ڈاکٹر کسی مریض کے حوالے سے اپنی ذمہ داری ادا کرتے وقت اس احتیاط سے کام نہیں لے گا جو ہر عقلمند اور ذمہ دار شخص ان حالات میں ضروری سمجھتا ہو تو وہ غفلت اور لاپرواہی کا مرتکب ہوگا اور اسکے نتیجے میں پہنچنے والے نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔ طب کے شعبے سے منسلک افراد کی غفلت اور لاپرواہی قانونی جرم ہے اور اس کے خلاف بعض صورتوں میں فوجداری کاروائی بھی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ مثلاً تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۲۸ (الف) کی رو سے جو کوئی اسقاط حمل کا

باعث ہو تو عورت کی رضامندی کی صورت میں اسے تین سال تک قید ہو سکتی ہے۔اور اگر اسقاط حمل عورت کی رضامندی کے بغیر عمل میں لایا گیا ہو تو اسے دس سال تک کیلئے سزائے قید دی جا سکتی ہے اور اگر اسقاط حمل کے نتیجہ میں عورت کو کوئی ضرر پہنچے یا وہ مر جائے تو اسکے لئے مقررہ سزا کا بھی مستوجب ہوگا۔ اسی طرح تعزیرات پاکستان کی دفعہ 269 کی رو سے جو کوئی شخص غیر قانونی طور پر یا غفلت سے کوئی ایسا فعل انجام دیتا ہے جس سے خطرناک متعدی مرض پھیلنے کا احتمال ہو تو اسے چھ ماہ تک کیلئے کسی بھی قسم کی قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔اسی طرح ضرر رسیدہ شخص ہر ایسے فرد کے خلاف ہرجانے کا دعویٰ بھی کر سکتا ہے۔

مزید معلومات کیلئے حسب ذیل پتہ پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ریسرچ آفیسر۔ا

لاء اینڈ جسٹس کمیشن آف پاکستان

فون نمبر 051-9208752

فیکس نمبر 051-9214416

ای میل ljcp@ljcp.gov.pk